5234- طلاق كے وقت بچے كا زيادہ حقدار كون ہے ماں يا باپ ؟

سوال

ميں نے ايک مطلقہ عورت سے شادی كی ہے اوراس كا پہلے خاوند سے تين برس كا بچہ بھی ہے ، ہماری شادی سے ليكر آج تک بچے كے والد نے بچے كوماں كے پاس رات گزارنے كی اجازت نہيں دی اورنہ ہی وہ زيادہ ملنے ہی ديتا ہے ، ہم نے اسے كہا كہ اہل علم سے فيصلہ كرواتے ہيں ليكن وہ بچے كی ديكھ بھال كرنا چاہتا ہے اورافسوس كے ساتھ كہنا پڑتا ہے كہ وہ قرآن وسنت كا بھی پابند نہيں ۔

بچہ روتا ہے اورجب جانے وقت ہوتواسے غصہ كی بنا پر عصبيت سی آجاتی ہے ، وہ اپنی زبان سے كہتا ہے حالانكہ اس كی عمر صرف تين برس ہے سبحان اللہ ميں اپنے والد كے ساتھ نہيں جانا چاہتا ۔

اس ميں يہ بات روزبروززيادہ ہوتی جارہی ہے ، اس ليے ہم نے بيوی كے حق كے ليے عدالت ميں جانے كا سوچنا شروع كرديا ہے (اللہ تعالی ہميں اس سے بچا كرركھے) ۔

اگركوئی واضح اورظاہر دليل ہے كہ ماں كوزيارت كا حق حاصل ہے ، يا پھر صحابہ كرام ميں سے كسی ايک كا اپنی مطلقہ بيوی اوربچے كی ديكھ بھال اورحق كے واقعہ وغيرہ ہے كہ انہوں نے ايسی حالت ميں كس طرح تصرف كيا تووہ ہميں بتائيں ہميں اميد ہے كہ آپ ہمارا تعاون فرمائيں گے ہميں بہت زيادہ پريشانی ہے ، اللہ تعالی آپ كوجزائے خير عطا فرمائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

ملنا ملانا بھی تربيت كی ايک قسم ہے جوكہ
بچہ والدين كی پرورش ميں ہی سيكھتا ہے اوران دونوں كی ديكھ بھال اوراس كی اچھی
تربيت كرنے سے بچے كا جسم بڑھتا اوراس كی عقل ميں نمواورپختگی آتی ہے اوروہ اپنے
آپ كوپاكيزہ بنا كرزندگی كے ليے تيار كرتا ہے ۔

اورجب والدين كے درميان عليحدگی ہوجائے اوران كا كوئی بچہ بھی ہو تواس صورت ميں
باپ سے زيادہ ماں كوبچے كا حق ہے جب تک كہ كوئی مانع نہ پايا جائے اوريا پھر بچے
ميں كوئی وصف ہوجواختيار كا تقاضہ كرے ۔

باپ كے مقابلہ ميں ماں كومقدم كرنے كا سبب يہ ہے كہ ماں كوہی بچے كی پرورش
اوررضاعت كا حق حاصل ہے ، اس ليے كہ وہ بچے كی تربيت كرنا زيادہ جانتی ہے اوراسے

اس پر قدرت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اوراسی طرح اس معاملے میں صبر کرنے کی بھی گنجائش ہوتی ہے جوکہ مرد کے پاس نہیں ۔

اوراسی طرح ماں کے پاس تربیت کے لیے وقت بھی زیادہ ہوتا ہے جوکہ مرد کے پاس نہیں اس لیے بچے کی مصلحت کومدنظر رکھتے ہوئے ماں کوپرورش اورتربیت کے لیے مقدم کیا گیا ہے ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اس بچے کے لیے میرا پیٹ ایک برتن بنارہا، اورمیری گوداس کے لیے حفاظت کی جگہ رہی اورمیرا سینہ اس کے لیے خوراک مہیا کرتا رہا، اوراب اس کا والد سے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب تک تونکاح نہ کرلے اس کی توہی زیادہ حقدار ہے ۔ مسند احمد (182/2) سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) مستدرک الحاکم (225/2) امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوصحیح کہا ہے ۔

یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس (بیوی) ایک انصاری عورت تھی جس سے ان کے بیٹے عمر بن عاصم پیدا ہوئے ، پھر بعد میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عورت کوچھوڑ دیا، ایک دفعہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ قبا گئے تواپنے بیٹے عاصم کومسجد کے صحن میں کھیلتے ہوئے پایا تواسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر سوار کرلیا

اتنی دیر میں بچے کی نانی عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک آ پہنچی اوربچے کو لینے کی کوشش کرنے لگی حتی کہ دونوں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے ۔

اورعمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : میرا بیٹا ہے ، اورعورت کہنے لگی یہ بیٹا میرا ہے ، توابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : آپ اسے اس عورت کودے دیں توعمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے کوئی بات بھی نہ کی ۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوموطا میں روایت کیا ہے (767/2) سنن بیھقی (5/8) ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع اور متصل دونوں طریق سے مشہور ہے اور اہل علم نے اسے قبول کا درجہ دیا ہے ۔

اور بعض روایات میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا :

ماں زیادہ مہربان اور رحم کرنے والی اور نرم دل ، زیادہ محبت کرنے والی ، زیادہ لائق اور جب تک شادی نہ کرلے وہ بچے کی زیادہ حقدار ہے ۔

اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ماں زیادہ مہربان اور رحمدل ہوتی ہے ، اسی علت اور سبب سے ماں چھوٹے بچے کی زیادہ حقدار ہے ، واللہ تعالی اعلم ۔ .